



الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد؛

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(يَوْمَ الْقِيَامِ أَقْرَبُ نَبِيٍّ إِلَهُ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْفِرَاءِ سَوَاءً فَلْيُكَلِّمُوا الشَّيْءَ، فَإِنْ كَانُوا فِي الشَّيْءِ سَوَاءً فَلْيُكَلِّمُوا جَزْءَهُ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْجَزْءِ سَوَاءً فَلْيُكَلِّمُوا سَلْمًا وَفِي رَوَايَةٍ فَالْكَزْبُ نَهْمٌ سَأً) (صحیح مسلم، المساجد ومواضع الصلاة: 673)

لوگوں کو امامت وہ کروائے گا جو ان میں سے زیادہ قرآن کا حافظ ہوگا، اگر تمام لوگ قرآن مجید کے حفظ میں برابر ہوں، تو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا زیادہ علم رکھتا ہو (اس کو امامت کی ذمہ داری دی جائے گی)، اگر وہ سنت رسول کے علم میں برابر ہوں، تو جس نے پہلے ہجرت کی ہو (اس کو امامت کی ذمہ داری دی جائے گی)، اور ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں: کہ جو عمر میں بڑا ہو۔

سیدنا عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کر کے واپس آئے تو کہنے لگے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

صَلُّوا صَلَاةَ كِدَا فِي حِينَ كِدَا، فَإِذَا خَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَدِّئُوا أَحَدَكُمْ، وَلْيُؤَدِّئَكُمْ أَحَدُكُمْ فَرَأَانَا، فَنُظَرُوا فَلَمْ يَكُنْ أَحَدُ الْكُفَرَاءِ نَا مَعْنَى، لَمَّا كُنْتُ أَتَلَّقِي مِنَ الزُّكَّانِ، فَهَذَا مُؤْنِي بَيْنَ أَيْدِيكُمْ، وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعِ سِنِينَ (صحیح البخاری، المغازی: 4302)

تم فلاں نماز اس وقت اور فلاں نماز اس وقت ادا کرو، جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے کوئی ایک اذان کہے اور جو قرآن کا زیادہ حافظ ہو وہ امامت کروائے، (عمرو بن سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میری قوم والوں نے سوچا وہ پکار کیا، ان میں سے کوئی بھی مجھ سے زیادہ قرآن کا حافظ نہیں تھا، کیوں کہ میں جو قافلے گزرتے تھے ان سے قرآن سیکھا کرتا تھا، میری قوم نے مجھے نماز کے لیے امام بنایا اور میری اس وقت عمر چھ یا سات سال تھی۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

(وَأَقْرَبُ نَبِيٍّ أُنِّي كُنْتُ كُفِّ (سنن ترمذی، المناقب: 3790) (صحیح

میری امت میں سب سے زیادہ خوبصورت، ترتیل کے ساتھ پڑھنے والا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ ہے۔

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے امامت کرواتے ہوئے قبلہ کی طرف تھوکا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے امامت سے روک دیا اور فرمایا

(أَبْكَ أَذْمَتِ اللَّهُ رَسُولَهُ (سنن ابی داود، الصلاة: 481) (صحیح

تو نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف پہنچائی ہے۔

مذکورہ بالا احادیث سے ہمیں آگاہی ملتی ہے کہ جو شخص قرآن کا زیادہ حافظ ہو، اس کی آواز خوبصورت ہو، قواعد تجوید سے آگاہ ہو، سنت رسول اور خاص طور پر نماز کے مسائل کو تفصیل کے ساتھ جانتا ہو، منتہی، پرہیزگار ہو، وہ امامت کا زیادہ حق دار ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

فضیلہ الشیخ ابو محمد عبدالستار حماد حفظہ اللہ۔ 01

فضیلہ الشیخ عبدالخالق حفظہ اللہ۔ 02